10242-موسی علیہ السلام کے متعلق معلومات

سوال

ہم اللہ تعالی کے نبی موسی علیہ السلام اوران کی قوم کے متعلق کچھ معلومات چاہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اورانہیں نبی بنا کر بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیا تا کہ وہ انہیں اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی طرف دعوت دیں ۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

.{یادرکھو جب ہم نے موسی علیہ السلام کواپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تواپنی قوم کواندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اورانہیں اللہ تعالی کے احسانات یاددلااس میں ہر ایک صبر وشکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں }.

ابراہیم/5

اورھارون علیہ السلام جوکہ موسی علیہ السلام کے نسبی بھائی ہیں انہیں بھی اللہ تعالی نے جب موسی علیہ السلام کوفرعون کی طرف نبی بنا کر بھیجنا چاہا تو موسی علیہ السلام کی طلب پران کا بازو بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

.{اورہم نے اپنی خاص رحمت ومہربانی سے اس کے بھائی ھارون کو نبی بنا کر عطا کیا }.مریم/53

_ اس وقت بنواسرائیل مصر میں فرعون کی حکومت کے ماتحت ہوکے رہتے تھے اورفرعون نے انہیں ظلم واستبداد میں جکڑرکھا تھا اوران کی لڑکیوں کوزندہ چھوڑدیتا اورلڑکوں کوقتل کروا دیتا تھا۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوران میں سے ایک فرقہ کوکمزور کررکھا تھا اوران کے لڑکوں کوتوذبح کرڈالتا اوران کی لڑکیوں کوزندہ چھوڑدیتا تھا بیشک وشبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے }.القصص/4

موسی علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے اوراللہ تعالی نے چاہا کہ وہ فرعون کے گھر میں پرورش پائیں توان کی والدہ نے انہیں صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا ۔

آل فرعون نے انہیں اٹھالیا اورفرعون کی بیوی آسیہ خوش ہوئی اورانہیں اس کے قتل سے روک دیا جب موسی علیہ السلام پختہ عمر میں پہنچے تواللہ تعالی نے انہیں حکمت وعلم سے نوازا ۔

ایک دن بنی اسرائیل کے ایک شخص نے موسی علیہ السلام سے اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگی تو موسی علیہ السلام نے اسے مکہ مارا جس سے وہ مرگیا تواس پر موسی علیہ السلام نادم ہوئے اورا پنے رب سے بخشش طلب کی تواللہ تعالی نے انہیں معاف کردیا ۔

تو موسی علیہ السلام شہر میں ڈرے ڈرے سے رہنے اور انتظار کرنے لگے اور دوسرے دن پھر موسی علیہ السلام نے اسی شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دشمن سے لڑرہا ہے تو اس نے دوبارہ موسی علیہ السلام سے مدد طلب کی تو موسی علیہ السلام اسے غصہ ہوئے جس سے اس شخص نے یہ خیال کیا کہ وہ اسے قتل کرنا چاہتے ہیں ۔

تو وہ کہنے لگا :{کیا جس طرح تو نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہو}القصص/19

تو اس دشمن نے یہ خبر قوم فرعون کو دے دی اور وہ موسی علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے تلاش کرنے لگے تو ایک صالح اور نیک شخص نے آکر موسی علیہ السلام کو قوم فرعون کے ارادہ سے آگاہ کیا اور انہیں یہ نصیحت کی کہ وہ مصر سے نکل جائیں ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

{تو موسی علیہ السلام وہاں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے کہنے لگے اے میرے رب مجھے ظالموں کے گروہ سے بچا لے }القصص 21

اور موسی علیہ السلام مدین کی طرف چل نکلے اور وہاں جا کر آٹھ سال کی ملازمت کے بدلے ایک کریم اور اچھے شیخ کی بیٹی سے شادی کرلی جب مدت ملازمت پوری ہوئی تو موسی علیہ السلام اپنی بیوی کو لیکر مصر روانہ ہوئے جب طور سیناء پہنچے تو اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ انہیں اپنی کرامت اور نبوت اور کلام کی خصوصیت سے نوازے تو موسی علیہ السلام راستے سے بھٹک گئے اور آگ دیکھی ۔۔

{تو اپنے گھر والوں کو کہنے لگے تم ذرا سی دیر ٹھر جاؤ مجھے آگ دکھائی دی ہے بہت ممکن ہے کہ میں اس کا کوئی انگارہ تمہارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں جب وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئی اے موسی ، یقینا میں ہی تیرا رب ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے کیونکہ تو پاک میدان طوی میں ہے ، اور میں نے تجھے منتخب کرلیا ہے اب جو وحی کی جائے گی اسے کان لگا کر سن ، بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ ، یقینا قیامت آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو

اس نے کوشش کی ہو}طہ/10-15

پھر اللہ تعالی نے کچھ معجزات دکھانے چاہے تو اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی لاٹھی زمین پر رکھیں تو وہ زمین پر رکھتے ہی سانپ بن گئی ،،، اور یہ کہ وہ اپنا ہاتھ بغل میں ڈالیں تو وہ چمکتا ہوا نکل آیا ،، پھر اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا یہ دونوں معجزے لے کر فرعون کے پاس جاؤ ہوسکتا ہے کہ وہ نصیحت حاصل کرلے یا ڈر جائے کیونکہ وہ سرکشی اور فساد کی حدیں پھلانگ چکا ہے ۔

اور اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے ساتھ ان کے بھائی ھارون علیہ السلام کو بھی نبی بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں مذکور ہے :

{آپ دونوں فرعون کے پاس جائیں بے شک وہ حد سے گذر چکا ہے ، تو اس سے نرم گفتگو کریں شائد کہ وہ نصیحت قبول کرلے یا اس کے دل میں اللہ تعالی کا ڈر پیدا ہوجائے ، دونوں نے کہا ، اے ہمارے رب ! ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کر جائے یا تیرے حق میں مزید سرکشی نہ کرنے لگے ، اللہ تعالی نے کہا تم دونوں ڈرو نہیں ، بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں ، لہذا تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونوں تمہارے رب کے رسول ہیں ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دو ، اور انہیں عذاب و تکلیف سے دوچار نہ کرو ہم تمہارے پاس تمہارے رب کا معجزہ لے کر آئے ہیں ، اور سلامتی اس آدمی پر ہو جو راہ حق کی پیروی کرے }طہ/43-47

_ تو موسی اور ھارون علیہما السلام فرعون کے پاس گئے اور اسے پیغام پہنچایا، اور فرعون نے موسی علیہ السلام سے سوال کیا <اور فرعون کہنے لگا رب العالمین کون ہے ؟ موسی علیہ السلام نے کہا، وہ آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان پائی جانے والی تمام مخلوقات کا رب ہے، اگر تمہیں اس بات کا یقین ہو، > الشعراء/23

پھر فرعون نے موسی علیہ السلام سے ان کے صدق کی دلیل مانگی، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{فرعون نے کہا، اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے ظاہر کرو، اگر سچے ہو، تو موسی علیہ السلام نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دی اور وہ ایک اژدہا بن کر ظاہر ہوگئی اور اپنا ھاتھ باہر کیا تو وہ دیکھنے والوں کو سفید چمکتا ہوا نظر آنے لگا}.الاعراف/

جب فرعون اور اس کے درباریوں نے یہ کچھ دیکھا تو موسی علیہ السلام جادو کی تہمت لگائی اور ان کے مقابلے میں جادوگروں کو مال و دولت دے کر اکٹھا کرلیا اور پھر لوگوں کو بھی ان کے قومی تہوار پر اکٹھا کرلیا تو جادوگروں نے اپنا جادو دکھانے کے لئے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں ۔ ۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

.{جب انہوں نے اپنا جادو پیش کیا تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کردیا اور ان کے دلوں میں رعب پیدا کردیا اور انہوں نے بڑا جادو پیش کیا}.الاعراف/116

اس کے بعد اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کی جادوگروں کے مقابلہ میں مدد فرمائی اور ان کی تدابیر کو باطل کر کے رکھ دیا تو جادوگر اللہ رب العالمین پر ایمان لے آئے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

.{اور ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی کہا کہ اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دو، تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے جادوگروں کے جھوٹ کو نگل گئی، تو حق ثابت ہوگیا اور جادوگروں کا عمل بے کار ہوگیا، چنانچہ وہ سب مغلوب ہو کر رہ گئے اور انہیں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا، اور جادوگر سجدہ میں گر گئے انہوں نے کہا ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے، جو موسی اور ھارون علیہما السلام کا رب ہے}.الاعراف/117-122

اور جب جادوگر اللہ تعالی پر ایمان لے آئے تو فرعون نے جادوگروں کے الٹے ھاتھ پاؤں کاٹ کر سولی پر لٹکا دیا، لیکن وہ ان سب تکلیفوں کو برداشت کرتے ہوئے اسلام کی حالت میں ہی اللہ تعالی سے جاملے اور اس کی کسی دھمکی کی پرواہ تک نہ کی، پھر قوم فرعون کے بڑے بڑے لوگوں نے فرعون کو یہ مشورہ دیا کہ وہ موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو قتل کردے تاکہ وہ زمین میں فساد نہ کریں ۔

تو انہوں نے بچوں کو قتل کرنا شروع کردیا اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیا تو موسی علیہ السلام نے اس پر بنو اسرائیل کو صبر کرنے کی وصیت کی اس کے بعد فرعون نے موسی علیہ السلام کے لئے تنگی پیدا کردی اور موسی علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

.{اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو میں موسی کو قتل کردوں، اور وہ اپنے رب کو بلالے، مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے دین کو بدل کر رکھ دے گا، یا ملک میں فساد پیدا کردے گا}.غافر/26

اور جب وہ موسی علیہ السلام کے قتل میں سوچ رہے تھے تو آل فرعون میں سے ایک مومن شخص جو کہ اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کو اس کے ضمیر نے جھنجھوڑا تو وہ موسی علیہ السلام کا دفاع کرتے ہوئے کہنے لگا اگر وہ جھوٹا ہے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں دے سکتا، اور اگر وہ سچا ہے تو جس چیز کا وہ تمہارے ساتھ وعدہ کر رہا ہے وہ آپہنچے گا اور اس شخص نے فرعون اور اس کی قوم کو نصیحت میں کوئی کمی نہ چھوڑی لیکن انہوں نے اس کی بات نہ مانی اسی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{فرعون نے کہا میں تو تمہیں وہی سمجھا رہا ہوں جو میں مناسب سمجھ رہا ہوں، اور میں تو تمہیں وہ راہ دکھا رہا ہوں جسے اختیار کرنے میں ہی تمہاری خیر ہے}.غافر/29

اور موسی علیہ السلام فرعون اوراس کی قوم کو اچھے طریقے سے وعظ و نصیحت کرتے رہے لیکن اس کے باوجود وہ زمین میں فساد کرنے سے باز نہ آئے اور نہ ہی وہ مومنوں کو تکالیف دینے سے ہی رکے ، تو موسی علیہ السلام نے ان کے لئے بددعا کی تو اللہ تعالی نے اقوم فرعون کو قحط سالی اور خشک سالی سے دوچار کردیا اور پھلوں میں بھی کمی کردی شائد کہ وہ نصیحت حاصل کریں لیکن انہوں نے پھر بھی اطاعت نہ کی بلکہ وہ اپنے جرائم اور سرکشی پر ڈٹے رہے تو اللہ تعالی نے انہیں مختلف قسم کے مصائب میں مبتلا کردیا شائد کہ وہ پلٹ آئیں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں :

.{اور فرعونیوں نے کہا کہ تم چاہے جو نشانی لے آؤ، تاکہ اس کا جادو ہم پر کرو، ہم لوگ تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں، تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیوں اور جوؤں اور مینڈکوں اور خون کا عذاب کھلی اور واضح نشانیوں کے طور پر بھیجا، پھر بھی انہوں نے تکبر کیا، اور وہ تھے ہی مجرموں کی جماعت}.الاعراف/132-133

جب فرعون کی سرکشی بڑھ گئی تو حکم الہی سے مصائب سے نجات کا وقت آیا تو اللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ بنواسرائیل کو مصر سے چوری چھپے نکال لیں ۔

فرعون کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے موسی علیہ السلام اور انکی قوم کو پکڑنے کے لئے بہت بڑا لشکر اکٹھا کیا قبل اس کے کہ وہ فلسطین پہنچ جائیں ، فرعون اوراس کا لاؤلشکر اپنے پیچھے مال ودولت اور محلات وباغات چھوڑ کر موسی علیہ السلام اوران کی قوم کے پیچھے نکلے اور انہیں طلوع شمس کے وقت بحر احمر کے ساحل کے پاس جالیا تو اللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام اور انکی قوم کو نجات دی اور فرعون اوراس کے لاؤلشکر کو غرق کردیا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

.{اور ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ آپ ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جایئے، اس لئے کہ آپ لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا، اس کے بعد فرعون نے (فوج جمع کرنے کے لئے) شہروں میں اپنے نمائندے بھیج دیئے، اس پیغام کے ساتھ کہ بنی اسرائیل (ہمارے مقابلے میں) بہت تھوڑی میں ہیں، اور انہوں نے ہمارے غیظ وغضب کو بھڑکا دیا ہے، اور ہم سب پورے طور پر چوکنا اور دشمن کے مقابلے لئے تیار ہیں، پس ہم نے انہیں (اس طرح) ان کے باغات اور چشموں اور خزانوں اور عالی شان مکانات سے نکال باہر کیا، ہم نے ان کے ساتھ ایسا کیا، اور ان تمام چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کو بنا دیا، تو وہ لوگ صبح کے وقت ان کے قریب پہنچ گئے، جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو نظر آنے لگیں، تو موسی علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا، اب ہم یقینا پکڑلئے گئے، موسی علیہ السلام نے کہا، ایسا ہرگز نہیں ہوگا، بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے، وہ ضرور میری مدد کرے گا، تو ہم نے موسی علیہ السلام کو بذریعہ وحی کہا کہ آپ لاٹھی سمندر کے پانی پر ماریئے (انہوں نے ایسا ہی کیا) اور سمندر (دو حصوں میں) پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ ایک بڑے پہاڑ کی مانند ہوگیا، اور ہم دوسروں کو بھی اس کے قریب لے آئے، اور موسی علیہ السلام اوران کے تمام ساتھیوں کو ہم نے بچالیا، پھر دوسروں کو ڈبودیا، یقینا اس واقعہ میں ایک نشانی ہے لیکن اکثر مشرکین ایمان لانے والے نہیں ہیں، اور بے شک آپ کا رب بڑی عزت والا بے حد مہربان ہے}.الشعراء/52-68

تو اس طرح فرعون اوراس کا لاؤلشکر ہلاک ہوا اور جب وہ غرق ہونے

لگا تو ایمان لے آیا لیکن یہ ایمان اسے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکا ، اور اللہ تعالی نے اس کا بدن باقی رکھا تاکہ اس کے بعد آنے والوں کے لئے نشان عبرت ہو، دنیا میں آل فرعون کو سمندر میں غرق کرکے سزا دی گئی اور آخرت میں ان کے لئے شدید ترین عذاب ہوگا اسی چیز کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

.{اور فرعونیوں کو برے عذاب نے گھیر لیا، وہ لوگ صبح وشام نار جہنم کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، اور جس دن قیامت آئے گی، اللہ تعالی فرمائے گا فرعونیوں کو سب سے سخت عذاب میں داخل کرو}.غافر/46-47

اور بنواسرائیل نے موسی علیہ السلام کے معجزات دیکھے جن میں سے آخری معجزہ بنواسرائیل کی نجات اوران کے دشمن فرعون اوراس کے لاؤلشکر کی ہلاکت تھی اور یہ سب معجزات بنواسرائیل کے دلوں میں سے بت پرستی کی جڑکو اکھیڑنے کے لئے کافی تھے مگر یہ کہ بعض اوقات ان کی بت پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی تھی ، اور موسی علیہ السلام کو انہیں اللہ وحدہ کی عبادت کی طرف لانے میں بہت تگ ودو کرنی پڑی اور بہت سے ادوار میں سے گذرنا پڑا اسی میں سے یہ بھی ہے :

بنواسرائیل نے سمندر کراس کیا تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو بت پرست تھی، تو انہوں نے موسی علیہ السلام سے بت طلب کیا تاکہ وہ بھی ان کی طرح بت کی عبادت کریں تو موسی علیہ السلام نے انہیں کہا :

.{واقعی تم لوگ بالکل نادان ہو، بے شک یہ لوگ جس دین پر ہیں وہ تباہ کردیا جائے گا، اوران کا تمام کیا دھرا بے کار ہوجائے گا موسی علیہ السلام نے کہا کیا میں تمہارے لئے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور معبود ڈونڈھ لاؤں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان پر فضیلت دی ہے}.الاعراف/138-140

اورجب بنواسرائیل بیت المقدس کی طرف چلے تو راستے میں انہیں پیاس نے آیا جس کی انہوں نے موسی علیہ السلام سے شکایت کی تو موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے دعا کی تو اللہ عزوجل نے انہیں پانی پلایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

.{اورجب موسی علیہ السلام سے ان کی قوم نے پانی کا مطالبہ کیا، توہم نے انہیں بذریعہ وحی بتایا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارلے، چنانچہ اس سے بارہ چشمے ابل پڑے، توتمام لوگوں نے اپنے گھاٹ پہچان لئے}.الاعراف/

اورانہوں نے راستے میں ہی سورج کی گرمی اور کھانے کی قلت کی شکایت کی تو موسی علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالی سے دعا کی تو اللہ تعالی نے ان پر بادلوں سے سایہ کیا، اورانہیں اچھی اچھی اشیاء کا رزق عطا کیا لیکن انہوں نے اس پر شکر ادا نہیں کیا بلکہ اس کے علاوہ اور کچھ بھی طلب کیا اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے :

.{اورہم نے ان پر بادل کا سایہ کردیا، اوران پر من وسلوی اتارہ، اورکہا کہ ہم نے تمہیں جواچھی چیزیں بطور روزی دی ہیں انہیں کھاؤ، اورانہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا، بلکہ خود اپنے حق میں ظلم کیا ہے}.الاعراف/160

اسکے بعد پھر وہ شکایت کرنے لگے اورکہنے لگے :

.{ہم توایک کھانے پرہرگز صبر نہیں کریں گے، اس لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں پیدا کرے جوزمین اگاتی ہے یعنی ساگ، ککڑی، گندم، مسور، اورپیاز}.البقرۃ /

اوراللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ان پر کتاب نازل کرے گا جس میں بنواسرائیل کے لئے اوامر و نواہی ہونگے، توجب فرعون ہلاک ہوگیا تو موسی علیہ السلام سے کتاب کا سوال کیا تو اللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام کو چالیس دن روزے رکھنے کا حکم دیا تو موسی علیہ السلام نے اپنے بھائی ھارون علیہ السلام کو اپنی قوم میں خلیفہ بنایا اوران دنوں کے رروزے رکھے۔

پھر اللہ عزوجل نے کوہ طور کے پاس موسی علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی جس میں وعظ و نصیحت اور ہر چیز کا بیان تھا، اورجب موسی علیہ السلام اپنی قوم میں واپس آئے تو انہیں بچھڑے کی عبادت کرتے ہوئے پایا جسے سامری نے زیورات سے ان کے لئے تیار کیا اورانہیں یہ کہا کہ تمہارا اور موسی علیہ السلام کا الہ تو یہ ہے، ارشاد باری تعالی ہے :

.{پھر سامری نے ان کے لئے (ان زیورات سے) ایک بچھڑے کا جسم بنا کر نکالا جس سے گائے کی آواز نکلتی تھی، توسامری کے پیروکاروں نے کہا یہی تمہارا معبود ہے اور موسی علیہ السلام کا بھی لیکن موسی علیہ السلام بھول گئے ہیں، کیا وہ دیکھتے نہیں کہ وہ بچھڑا ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا اورنہ انہیں نفع یا نقصان دینے کی قدرت رکھتا ہے، اورھارون علیہ السلام نے توانہیں اس سے پہلے خبردار کردیا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم بچھڑے کے ذریعے فتنہ میں پڑگئے ہو اور بے شک تمہارا رب رحمن ہے پس تم لوگ میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو، سامریوں نے کہا، ہم تو اسی بچھڑے کی عبادت پر جمے رہیں گے حتی کہ موسی علیہ السلام ہمارے پاس لوٹ کر آجائیں}.طہ/88-91

توجب موسی علیہ السلام واپس آئے توانہیں غصہ ہوئے اورانہیں ملامت کی اورانہیں حق بیان کیا، اورپھر بچھڑے کو جلا کرراکھ کردیا اوراسے سمندر میں پھینک دیا، اورسامری کوسزادی تو سامری کسی بھی چیز کے لمس سے تکلیف محسوس کرتا تھا۔

بنواسرائیل بچھڑے کی عبادت کرنے پرنادم ہوئے تو موسی علیہ السلام نے ان میں سے ستر آدمی اختیار کئے اورانہیں کوہ طورلے گئے تاکہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت کریں اوراپنے کئے کی ندامت کا اظہار کریں، تواس وقت اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے کلام کی لیکن ان میں سے بعض اس پرایمان نہ لائے کہ موسی علیہ السلام سے کلام کرنے والا اللہ تعالی ہی ہے اور نافرمانی کی اوریہ کہنے لگے کہ ہم اللہ تعالی کواپنے سامنے دیکھنا چاہتیں ہیں اسی کا ذکراس فرمان ربانی میں ہے :

.{اورجب تم نے موسی علیہ السلام سے کہا کہ ہم تو تم پرہرگزایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ تعالی کوسامنے نہ دیکھ لیں، تودیکھتے ہی دیکھتے کڑک اورگرج والی آگ نے تمہیں پکڑلیا پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تم کوزندہ کیا، تاکہ تم شکرگزار بنو}.البقرۃ/55-56

اورجب موسی علیہ السلام بنواسرائیل میں تورات لے کرواپس آئے توانہوں نے اسے قبول کرنے سے ہی انکار کردیا اوراس کے احکام سے کنی کترانے لگے تو موسی علیہ السلام کے ڈرانے اوردھمکانے پراسے قبول کیا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

.{اورجب ہم نے تم سے عہدلیا، اورطورپہاڑکوتمہارے اوپراٹھایا (اورکہاکہ) ہم نے تمہیں جودیا ہے اسے مضبوطی کے ساتھ تھام لو، اوراس میں جوکچھ ہے اسے یاد کروتاکہ (اللہ تعالی سے) ڈرو، پھراس کے بعد تم (اپنے عہدسے) پھرگئے، تواگراللہ تعالی کا فضل اوراس کی رحمت نہ ہوتی توتم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوتے}.البقرۃ/63-64

پھر موسی علیہ السلام نے بنواسرائیل کویہ حکم دیاکہ وہ ان کے ساتھ ارض مقدس فلسطین میں چلیں تووہ ان کے ساتھ چل پڑے اورپھر اھل فلسطین جوکہ سخت تھے ان سے ڈرگئے اور موسی علیہ السلام کی نافرمانی کی اورسرکشی کرنے لگے، اس کا ذکراس آیت میں ہے :

.{ان لوگوں نے کہا، اس موسی جب تک وہ لوگ وہاں رہیں گے ہم لوگ کبھی بھی وہاں نہیں جائیں گے، تم اورتمہارارب دونوں جاکرجنگ کروہم تویہاں بیٹھے رہیں گے}.المائدۃ/24

تو موسی علیہ السلام نے ان کے لئے بددعا کی تواللہ تعالی نے اس دعا کوشرف قبولیت بخشا اورانہیں یہ خبردی کہ ارض مقدس ان کے لئے حرام ہے، اوررہ کہ وہ زمین میں چالیس سال تک گھومتے پھریں گے توان پرغمزدہ نہ ہوں۔

فرمان باری تعالی ہے :

.{موسی علیہ السلام نے کہا، اے میرے رب! مجھے اپنے بھائی اوراپنے علاوہ کسی پراختیارحاصل نہیں ہے، پس توہمارے اورنافرمانوں کے درمیان فیصلہ کردے، اللہ تعالی نے فرمایا، تووہ زمین چالیس سال تک کے لئے ان کے لئے حرام کردی گئی ہے وہ لوگ زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے، پس ان نافرمانوں پرافسوس نہ کریں}.المائدۃ/25-26

تواس طرح موسی علیہ السلام نے بنواسرائیل کی ملامت اوران کے شکوہ شکایت کی کثرت پرصبر کیا اوران چالیس سالوں میں ھارون علیہ السلام کی وفات بھی ہوئی اورپھر موسی علیہ السلام بھی اللہ تعالی سے جاملے اور بنواسرائیل کی اکثریت بھی فوت ہوگئی۔

اورجب یہ مدت ختم ہوئی تویوشع بن نون علیہ السلام انہیں لے کرارض مقدس میں داخل ہوئے اوراس کا محاصرہ کیا حتی کہ اسے فتح کرلیا، اورانہیں یہ حکم دیاکہ وہ ارض مقدس میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں لیکن انہوں نے اس پرعمل نہ کیا اوروہ اپنے سرینوں کے بل داخل ہوئے۔

اوراللہ عزوجل نے بنواسرائیل کوبہت عظیم نعمتوں سے نوازااورانہیں فرعون سے نجات دلائی ، اورانہیں اچھااورطیب رزق دیااوران میں انبیاء اوربادشاہ پیداکئے ، اورانہیں سب جہانوں والوں پر فضیلت دی لیکن اس کے باوجودانہوں نے ان سب نعمتوں کا کفراورناشکری کی اوراللہ تعالی کا شکرادانہیں کیا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوریادکروجب موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کوکہااے میری قوم !تم اپنے اوپراللہ تعالی کے احسان یادکروکہ اس نے تم میں انبیاء پیداکئے اورتمہیں بادشاہ بنایا ، اورتمہیں وہ کچھ دیاجو جہان والوں میں سے کسی کونہیں دیا}.المائدۃ/20

اوریہودیوں کے برے اقوال اورخبیث قسم کے افعال ہیں جن کی وجہ سے وہ لعنت کے واجب ٹھرے اوراللہ تعالی کے غیض وغضب کا شکارہوئے ، ان اقوال وافعال میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :

_ انہوں نے اللہ تعالی پربخل کی تہمت لگائی :

.{اوریہودنے کہاکہ اللہ تعالی کا ہاتھ بندھا ہواہے ، انہی کے ہاتھ (ان کی گردن کے ساتھ) باندھ دیئے گئے ہیں ، اوران کے اس قول کی وجہ سے ان پرلعنت بھیج دی گئی ہے بلکہ اللہ تعالی کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے}.المائدۃ/64

_ اورانہوں نے اپنے اس قول ساتھ کفر کاارتکاب کیاجوکہ بہتان عظیم ہے :

.{اوراللہ تعالی نے یقینا ان لوگوں کی بات سن لی جنہوں نے یہ کہاکہ بے شک اللہ تعالی فقیر ہے اورہم مالدارہیں}.آل عمران/181

_ اللہ تعالی انہیں تباہ وبرباد کرے وہ کہاں الٹے جارہے ہیں انہوں نے اللہ تعالی کی طرف اولادکی نسبت کرڈالی :

.{اوریہودیوں نے یہ کہاکہ اللہ تعالی کی اولاد ہے}.التوبۃ/30

_ اورجب انہیں تورات پہنچی تواس کے بہت سارے احکام کا انہوں نے انکارکردیا ، ، اوراللہ تعالی کے راستے سے روکا ، ظلم کومباح کرلیا تواللہ تعالی نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے سزادی ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{پس یہود کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پرکچھ حلال چیزوں کوحرام کردیاجوان کے لئے پہلے حلال کی گئی تھیں اوراس وجہ سے کہ انہوں نے بہتوں کواللہ تعالی کی راہ سے روکا اورسودلیا حالانکہ انہیں اس سے روکا گیا تھااورلوگوں کا مال ناحق کھایااورہم نے ان میں سے کفرکرنے والوں کے لئے ایک دردناک عذاب تیارکررکھا ہے}.النساء/161

_ اوران کے بہتانوں میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اوراس کے محبوب ہیں ۔

ارشادباری تعالی ہے :

.{اور یہود و نصاری کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے بلکہ تم بھی اس کے پیدا کئے ہوئے انسان ہو}.المائدۃ/18

_ اور ان کے کذب و بہتان میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

.{اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو یہودی یا نصرانی ہوگا ، یہ ان کی من مانی تمنائیں ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ}.البقرۃ/111

_ اور انکے افتراء اور کذب میں سے ان کا یہ بھی قول ہے :

.{اور انہوں نے کہا کہ ہمیں چند دن سے زیادہ ہر گز آگ نہیں چھوئے گی ، آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم نے اللہ تعالی سے کوئی عہد و پیمان لے لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یا تم اللہ تعالی کے بارہ میں وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے}.البقرۃ/80

_ اور ان کے مکر و خیانت میں سے یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب تورات میں تحریف کرتے تھے ، اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

.{بعض یہودی کلمات کو ان کی جگہ سے ہٹا کر ان میں تحریف کرتے ہیں}.النساء/46

_ اور ان کے جرائم میں سے یہ بھی ہے کہ ، وہ اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر اور اللہ تعالی کے انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے ، تو اللہ تعالی نے انہیں ان کے گناہوں کی سزا دی جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

.{اور ان پر ذلت و محتاجی مسلط کردی گئی اور وہ اللہ تعالی کے غضب کے مستحق ہوئے ، یہ اس لئے کہ وہ لوگ ہمیشہ اللہ تعالی کی آیتوں کو جھٹلاتے رہے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے رہے ، یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالی کی نافرمانی کرتے تھے اور اس کی حدود سے تجاوز کرتے تھے}.البقرۃ/61

_ اور اس لئے کہ یہودیوں کے بہت ہی زیادہ ظلم و بہتان تراشیاں اور برے اعمال اور انکا زمین میں فساد کرنے کے سبب سے اللہ تعالی نے ان کے درمیان آپس میں ہمیشہ ہمیشہ اور قیامت تک کے لئے دشمنی اور عداوت اور بغض و عناد ڈال دیا ہے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور ہم نے روز قیامت تک کے لئے ان کی آپس میں دشمنی اور بغض و عناد پیدا کردی ہے ، جب بھی وہ جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں اللہ تعالی اسے بجھا دیتا ہے ، ان کا تو کام ہی زمین میں فساد پھیلانا ہے ، اور اللہ تعالی فساد بپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا}.المائدۃ/64

_ اور یہودی لوگوں میں سے بزدل ترین انسان ہیں ، اور ان کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ، اور ان کی خواہشات بھی ہر ایک سے جدا ہیں ۔

فرمان باری تعالی ہے :

.{یہودی اور منافق لوگ تم سے اکٹھے ہو کر جنگ نہیں کریں گے ، مگر قلعہ بند بستیوں میں چھپ کر یا پھر دیواروں کی آڑ لے کر ، آپ انہیں اکٹھا سمجھتے ہیں لیکن ان کا آپس میں شدید اختلاف ہے ، حالانکہ ان کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ایسا اس لئے ہے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں}. الحشر/14

اور یہودی مومنوں کے سب سے بڑے اور جانی دشمن ہیں ، اور یہودی موت کو ناپسند کرتے اور اس سے بھاگتے ہیں کیونکہ انہیں علم ہے کہ موت کے بعد ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے ۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے اس ارشاد میں ذکر فرمایا ہے :

.{اے میرے نبی! آپ کہہ دیجئے کہ ، اے قوم یہود! اگر تمہارہ خیال ہے کہ تمام لوگوں کے سوا صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو تو اپنی موت کی تمنا کرو ، اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو ، اور وہ کبھی بھی اپنے مرنے کی تمنا نہیں کریں گے ان بداعمالیوں کی وجہ سے جو وہ کر چکے ہیں اور اللہ تعالی ظالموں کو خوب جانتا ہے}. الجمعۃ/

اور یہودی اپنی ضلالت و گمراہی اور فساد و سرکشی اور تحریف پر قائم رہے اور اللہ تعالی نے بنو اسرائیل میں بہت سے انبیاء اور رسول بھی مبعوث کیئے تا کہ انہیں صراط مستقیم کی طرف واپس لایا جا سکے ، تو ان میں کچھ تو مومن ہو گئے اور کچھ نے کفر کیا حتی کہ ان میں اللہ تعالی نے عیسی بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ۔